روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 216
سوموار 9 جمادی الاول 1417ھ 23 تبوک 1375ہش 23 ستمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو کچھ بنانا ہے اسی دنیا میں بناؤ

جو لوگ اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سمیع اور بصیر ہے وہ ان باتوں کی پروا نہیں کرتے انہیں اس بات کی غرض ہی نہیں ہوتی کہ ان کے دیئے ہوئے مال کا ذکر بھی کرے۔ دنیا مزرعہ آخرت ہے یعنی آخرت کی کھیتی ہے جو کچھ بنانا ہے اسی دنیا میں بناؤ جو شخص روحانی مال دولت اور جائیداد یہاں جمع کرے گا وہ خوشحال ہو گا ورنہ یہاں سے خالی ہاتھ جانا ہو گا اور بڑے عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ اس وقت نہ مال کام آئے گا نہ اولاد اور نہ دوسرے عزیز جن کے لئے دین کے پہلو کو چھوڑا تھا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں۔ اسی کی رضا میں رضا ہو۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو۔ سب کچھ اس کا ہو جاوے۔ صفائی کے کے یہی معنے ہیں کہ دل سے خدا تعالیٰ کی عملی اور اعتقادی مخالفت اٹھا دی جاوے۔ خدا تعالیٰ کسی کی نصرت نہیں کرتا۔ جب تک وہ خود نہیں دیکھتا کہ اس کا ارادہ میرے ارادے اور اس کی مرضی میری رضا میں فنا نہیں ہے۔ میں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ اب اگرچہ چار لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے مگر حقیقی جماعت کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کر لی۔ بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 454)

حقیقی نجات اللہ تعالیٰ کی معرفت سے حاصل ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

نجات کا مدار ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت پر۔ اس کے بغیر نجات حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کے سوا نجات کے حصول کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا ہوتا ہے۔ (احکام دینیہ) کی یہی غرض ہے۔ یوں تو ہر مذہب کی یہی غرض ہوتی رہی ہے لیکن جیسا کہ میں ابھی بتا چکا ہوں (دین حق) سے پہلے کے مذاہب اپنے وقت اور زمانہ میں ایک خاص حلقہ میں اور انسانوں کی محدود۔ بستیوں میں اس مقصد کو پورا کرتے رہے کیونکہ گزشتہ انبیاء علیہم السلام زمانی اور مکانی لحاظ سے محدود ذمہ داریاں لے کر آتے تھے۔ انسان نے بہت سی تدریجی منازل طے کر کے اپنی استعدادوں کو جلا دینی تھی۔ پس انسانوں کی استعدادوں کے مطابق نجات کے سامان پیدا کئے گئے (-) میں حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کا چھوٹا سا اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"مذہب کی اصل غرض اس سچے خدا کو پہچاننا ہے جس نے اس تمام عالم کو پیدا کیا اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہنچنا ہے جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کرنا ہے اور حقیقی پاکیزگی کا جامہ پہننا ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ غرض اس زمانہ میں بالائے طاق ہے اور اکثر لوگ دہریہ مذہب کی کسی شاخ کو اپنے ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی شناخت بہت کم ہو گئی ہے اسی وجہ سے زمین پر دن بدن گناہ کرنے کی دلیری بڑھتی جاتی ہے کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ جس چیز کی شناخت نہ ہو نہ اس کا قدر دل میں ہوتا ہے اور نہ اس کی محبت ہوتی ہے اور نہ اس کا خوف ہوتا ہے۔ تمام اقسام خوف و محبت اور قدر دانی کے شناخت کے بعد ہوتے

باقی صفحہ 7 پر

توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب ایڈیشنل ناظر (وقف عارضی) تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم محمد داؤد صاحب منیر M.B.A مقیم ھیوسٹن (امریکہ) کو دوسرا بیٹا 14۔ ستمبر 1996ء کو عطا فرمایا ہے حضرت صاحب نے نومولود کا نام دانیال احمد عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے رکھے اور سب بچوں کو خادم دین بناوے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم حکیم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ کا نکاح بہمراہ مکرم قدیر احمد ناصر صاحب ابن مکرم فضل کریم قمر صاحب ساکن ڈیفنس گارڈن کراچی بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 96-9-8 کو بیت الناصر دار الرحمت غربی ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر جہت سے بہت مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب (ر) سکواڈرن لیڈر و سابق نائب ناظر امور عامہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری فضل کریم صاحب سرکل ہیڈ ڈرافٹس مین (ر) چند روز کی شدید علالت کے بعد یکم اگست 96ء کو بعمر 64 سال الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئے۔ اگلے روز بیت اقصیٰ ربوہ میں جمعہ کے بعد جنازہ ادا کیا گیا قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب نے دعا کرائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

23- تبوک 1375 ھش   23 - ستمبر 1996ء

شیطان سے پیچھا چھڑانے کا عمل

جس طرح فرشتے انسان کے دل میں نیکی کی لہرپید اکرتے ہیں (اور انسان کو چاہئے کہ جونہی وہ لگن پیدا ہو اس پر عمل کرلے ورنہ اس بات کا امکان ہے کہ وہ لہر پھر پیدا نہ ہو یا کم از کم ایک عرصے تک پیدا نہ ہو اور اسے اس پر عمل نہ کرتے ہوئے نیکی سے محروم رہنا پڑے۔ کیونکہ جب لگن پیدا ہوتی ہے اس وقت دل میں ایک جذبہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں باتیں متوازی چلتی ہیں اور اگر اس وقت اس جذبے سے پوری طرح کام نہ لیا جائے تو انسان کی محرومی کا باعث ہوتا ہے) اسی طرح شیطان اس بات میں مصروف رہتا ہے کہ وہ انسان کو غلط کاموں کی طرف توجہ دلائے یعنی غلط کام کرنے پر آمادہ کرے۔ کوئی ایسا وقت نہیں جب یہ کہا جاسکے کہ شیطان کے حملے کا خطرہ نہیں ہے۔ شیطان سے مقابلہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس سے مقابلہ کئے بغیر برے خیالات اور برے کاموں سے بچا نہیں جا سکتا۔ اور ایسا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم صرف اپنی طاقت اور اپنے ارادے پر بھروسہ نہ کریں بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی دعا کریں کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم شیطان کے حملوں سے بچ سکیں۔

پہلی بات تو یہ کہ شیطان حملہ ہی نہ کر سکے اور دوسری بات یہ کہ اگر وہ حملہ کردے تو اس سے بچنے کی تدابیر کی جائیں۔ یہ سب کچھ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو سکتا ہے۔ انسان تو ہر قسم کے خیالات میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اور خیالات ہی اسے عمل پر مجبور کرتے ہیں۔ برے خیالات ہوں تو عمل بھی برا ہو گا۔ نیک خیالات ہوں تو عمل بھی نیک ہو گا۔ لیکن خیالات پر کلی طور پر انسان کو اختیار نہیں ہے ویسے کوشش کرنا تو اس کا فرض ہے۔ لیکن پوری طرح نیکی کی طرف مائل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسی طاقت عطا کردے جس سے شیطان کے حملے کو روکا جاسکے۔ تو وہ یقیناً اپنی زندگی کو نیکیوں کی نہج پر چلا سکتا ہے۔

ایسا کرنے کے لئے اسے استقلال کی بھی ضرورت ہے۔ چونکہ شیطان ہمہ وقت انسان کے پیچھے لگا ہوا ہے اس لئے ہر وقت دعا کی ضرورت ہے اور استقلال سے دعا کی ضرورت ہے۔ اگر انسان کوئی گناہ کر بھی بیٹھے تو اسے ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے اس گناہ کی معافی مانگنی چاہئے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کی توفیق۔ اور یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اگر انسان استقلال کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے شیطان سے بچنے کی کوشش کرتا رہے تو وہ اس طرح کامیاب ہو جائے گا کہ شیطان اس کے پاس تک نہیں پھٹک سکے گا۔ اللہ تعالیٰ محنت کا اجر دیتا ہے اور سچی محنت کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ استقلال بھی سچی محنت اور سچے عزم ہی کے مترادف ہے۔ پس استقلال کے ساتھ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ شیطان سے پیچھا چھوٹ جائے اور ایک ایسا وقت بھی آجائے کہ شیطان ہم سے مایوس ہو کر پھر ہماری طرف رخ نہ کرے۔ اور جب تک ایسا نہ ہو اس وقت تک انسان کو نیکیاں بجالانے کی راہ پر مسلسل چلتے رہنے کا یقین نہیں ہو سکتا۔ وہ کسی وقت بھی ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ کسی وقت بھی اس سے ایسی بات سرزد ہو سکتی ہے جو گناہ کے زمرہ میں آتی ہو۔ پس شیطان سے چھٹکارا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے اور یہ کام اپنی کوشش اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے اپنے شیطان سے پیچھا چھڑا سکیں۔ اور ہماری زندگی نیکیوں سے معمور ہو جائے۔

اپنے آپ پہ لاگو کرکے دیکھو میری بات
مجھ جیسے ہی لگتے ہیں نا آپ کے بھی دن رات
سب انسان ہیں ایک ہی جیسے کچھ کچھ فرق کے ساتھ
لیکن فرق مٹا دیتی ہے ایک خدا کی ذات

ابو الاقبال

حضرت مولانا ابوالعطاء کی یاد میں

پھر آج یاد آئے اک باکمال بھائی
تھا لاجواب جن کا اندازِ دلربائی
پھر ان کی گفتگو اور "خطبات" یاد آئے
"فرقان" یاد آیا "شذرات" یاد آئے
اک یارِ باوفا تھے اللہ کی عطا تھے
تقویٰ شعار عالم اور مرد باخدا تھے
اس دورِ آخریں میں کیا خوب آدمی تھے
گویا عمل کی محفل اور بزم آگہی تھے
شیریں زباں مربّی اک صلح جُو مناظر
اک باخبر صحافی اک بے ریا مقرر
جس دن تھا ان کو حاضر حق کے حضور ہونا
اس روز بھی نہ چاہا خدمت سے دور ہونا
ان کے قلم نے برسوں ہر سمت گُل بکھیرے
ان کی زباں نے ڈالے باطل کے گرد گھیرے
ناصر کے خادموں میں تھا اک مقام اُن کا
زندہ رہے گا بے شک تا حشر نام اُن کا
حق سے انہوں نے چاہی ہر اک کی خیر خواہی
اب تک ہے یاد ان کی وہ آہِ صبح گاہی
بھُولا نہیں ہے ان کا اک خاص رکھ رکھاؤ
ہر مسئلہ میں صدق و حق کی طرف جھکاؤ
ربوہ کے دوستوں کی شادی غمی میں شرکت
معمول تھا یہ ان کا ہنگامِ رنج و راحت
کام اپنے سب انہوں نے پوری طرح نبھائے
بچے بھی دینِ حق کی خدمات پر لگائے
یا رب عطا ہو ان کو ہر آن تیری قربت
مہکے تیری رضا کے پھُولوں سے ان کی تُربت

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادی طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خاں صاحب

حضرت میر ناصر نواب

آپ حضرت سیدہ نصرت جہاں کے والد بزرگوار تھے۔ سیدہ اماں جان کی اولاد آپ کو نانا جان اور آپ کی بیگم کو نانی اماں کہتی تھی۔ اس لئے قادیان میں آپ اسی نام سے مشہور ہو گئے۔

حضرت میر ناصر نواب کے ننھیالی بزرگ خواجہ محمد ناصر گزرے ہیں جو پرانی طرز کے صوفیاء کے طریق کے مطابق بکثرت چلّے کاٹتے تھے اور اپنی جان پر بہت سختی کرتے تھے۔ انہیں دعاؤں کے عرصہ میں آپ نے کشف میں ایک بزرگ کو دیکھا جس نے آپ کو اپنے سینے سے لگا کر علوم معرفت آپ کے سینہ میں بھر دیئے۔

آپ کے جدی خاندان کا سلسلہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔

حضرت میر ناصر نواب کے والد بزرگوار کا نام خواجہ ناصر امیر تھا آپ کی عمر ابھی بارہ تیرہ سال کی تھی جب آپ کے والد کا انتقال ہو گیا آپ کی پیدائش قریباً 1845ء یا 1846ء کی ہے۔ آپ کی پیدائش کے وقت آپ کے والد خواجہ میر درد کی گدی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس لئے گھر میں آسودگی تھی۔ شریفانہ گزارہ ہو رہا تھا۔ آپ نے اس وقت تعلیم بھی خواجہ میر درد کی مسجد میں حاصل کی۔ والد کی وفات سے پہلے جو بھی جائیداد تھی وہ جا چکی تھی۔ آپ کے والد کی وفات کے دو ڈھائی سال کے بعد غدر ہوا۔ آپ سب کو بھی گھروں سے نکلنا پڑا کیونکہ جو نہیں نکل رہے تھے انہیں زبردستی نکالا جا رہا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔

"میں بھی اپنے کنبہ کے ساتھ دہلی دروازے سے نکل گیا میری والدہ نے صرف کلام الٰہی اٹھایا جو میرے والد کی نشانی تھا۔ وہاں سے جا کر قطب صاحب کے پاس ایک مشہور خانقاہ ہے وہاں رہے۔ دو دن کے بعد ایک انگریز نے آ کر بندوقوں کی باڑ ماری۔ بہت سے ختم ہو گئے۔ جو بچ گئے انہیں نکل جانے کو کہا۔" آپ کے ایک ماموں پانی پت میں ڈپٹی کلکٹر تھے۔ انہوں نے سب کو اپنے پاس بلوا لیا۔ ڈھائی سال کے بعد پھر دہلی میں آ کر آباد ہوئے۔ سب کچھ لٹ چکا تھا۔

اس کے بعد آپ کی والدہ نے آپ کو اپنے ایک بھائی کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے گورداسپور کے ضلع میں مادھوپور کے مقام پر بھیج دیا۔ وہاں آپ اہلحدیث ہو گئے۔ انگریزی پڑھنے سے آپ نے اپنے بھائی کے مشورہ سے انکار کر دیا۔ پھر آپ دہلی واپس آ گئے اور 16 سال کی عمر میں آپ کی والدہ نے آپ کی شادی ایک سادات کے خاندان میں کر دی۔ آپ لکھتے ہیں کہ اس کی وجہ سے میں بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہا۔ آپ نے اپنی کتاب حیات ناصر میں نانی اماں کی بہت تعریف لکھی ہے "کہ نہایت ہی وفاداری سے میرے ساتھ اوقات بسر کی۔ عسر اور یسر میں میرا ساتھ دیا۔ اور جس کو میں نے پیر بنایا انہوں نے بھی بنایا۔ یہ بھی میری خوش نصیبی ہے کہ میں اپنی بیوی کے نیک سلوک سے دنیا میں جنت میں ہوں۔ اسی طرح آپ نے ایک نظم حرم محترم نانی اماں کی تعریف میں کہی ہے۔

آپ کی بیکاری کی وجہ سے پھر آپ کی والدہ نے آپ کو آپ کے ماموں کے پاس لاہور بھیج دیا۔ وہاں آپ نے ایک سال تعلیم پائی۔ اور پھر اوورسیری کے عہدہ پر امرتسر میں ملازم ہو گئے۔ اس کے بعد آپ سٹھیالی اور کاہنوان میں بھی ملازم رہے۔ شادی کے تین سال کے عرصہ کے بعد آپ کے ہاں ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں جن کا نام آپ نے نصرت جہاں رکھا۔ بیٹی کی پیدائش کے بعد اللہ کے فضل سے وہ جائیداد جسے لینے کے لئے آپ کے والد گئے تھے اور وہیں فوت ہو گئے تھے مل گئی۔ اس کے بعد حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ہاں پانچ بچے ہوئے جو سب کے سب فوت ہو گئے اور پھر 1881ء میں حضرت میر محمد اسماعیل پیدا ہوئے اس کے بعد آپ کو کچھ عرصے کے لئے قادیان بھی رہنے کا اتفاق ہوا۔ قادیان جانے کی یہ صورت ہوئی کہ آپ تتلہ نہر کی کھدائی کروا رہے تھے ان دنوں نانی اماں بیمار تھیں مرزا غلام قادر صاحب جو اکثر گورداسپور جاتے ہوئے ادھر سے گزرا کرتے تھے انہوں نے میر ناصر نواب کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اپنے اہل خانہ کو بغرض علاج ان کے والد مرزا غلام مرتضٰی کے پاس لے جائیں۔ چنانچہ آپ علاج کے لئے پہلی دفعہ قادیان آئے۔ اس وقت مرزا غلام مرتضٰی صاحب اوپر کی منزل میں رہتے تھے نیچے کی منزل میں مرزا غلام قادر صاحب تھے۔ اور نیچے ایک کوٹھڑی میں کھڑکی کے پاس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کلام الٰہی پڑھ رہے تھے۔ اس کے ایک سال کے بعد آپ سب پھر قادیان آئے تو مرزا غلام مرتضٰی فوت ہو چکے تھے۔ آپ کی برسی کا دن تھا اس وقت مرزا غلام قادر نے کہا کہ آپ کو تتلہ میں بہت تکلیف ہوتی ہو گی ۔ وہ گاؤں بھی بدمعاشوں کا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ یہاں ہمارے مکان میں آ جائیں۔ آپ کو پردہ وغیرہ کی کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ اس وقت سیدہ نصرت جہاں کی عمر 13 سال تھی۔ نانی اماں کبھی کبھی کوئی کھانا وغیرہ پکا کر مرزا غلام قادر کو بھیج دیا کرتی تھیں ایک دفعہ وہ باہر گئے ہوئے تھے تو آپ نے بانی سلسلہ احمدیہ کو کھانا بھجوا دیا۔ جسے آپ نے بہت خوشی سے قبول فرمایا ان دنوں میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو بہت گہری نظر سے دیکھا اور بہت متقی اور نیک پایا۔ اس کے بعد آپ پہلے لاہور پھر دہلی چلے گئے۔ دہلی پہنچ کر آپ کو براہین احمدیہ کے چھپنے کی اطلاع آئی۔ آپ نے وہ کتاب منگوائی اور دعا کے لئے لکھا کہ "دعا کریں خدا تعالیٰ مجھے نیک اور صالح داماد عطا کرے"

ادھر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو بھی شادی کی تحریک ہو رہی تھی۔ آپ نے اپنے لئے سیدہ نصرت جہاں کی تحریک کر دی جو کچھ مدت کے بعد قبول کر لی گئی۔ آپ نے حضرت صاحب کو دہلی بلوایا اور 1885ء میں خواجہ میر درد کی مسجد میں مغرب اور عصر کے درمیان نکاح ہو گیا۔ آپ نے اپنے رشتہ داروں کو بھی عین وقت پر اطلاع دی جہیز کا سامان ایک صندوق میں بند کر کے اس کی چابی حضرت صاحب کو دے دی۔ کوئی رسم رسوم نہ ہوئی اور چپ چپاتے لڑکی رخصت کر دی۔

اس کے بعد آپ کی مختلف مقامات پر تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ پہلے انبالہ چھاؤنی میں ہوئی پھر لدھیانہ میں۔

1889ء میں جب پہلی بیعت ہوئی تو آپ نے بیعت نہ کی آپ کو ابھی اس معاملہ میں تسلی نہ تھی۔ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں "میں منافق نہیں تھا۔ کہ بظاہر بیعت کر لیتا۔ اور دل میں مرزا صاحب کو سچا نہ سمجھتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے راست گو اور صاف گو بنایا ہے۔ یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے افضال میں سے بڑا فضل ہے"

حضرت میر محمد اسماعیل کے بعد پانچ بچے پیدا ہو کر پھر فوت ہو گئے اس کے بعد آپ کے ہاں میر محمد اسحاق پیدا ہوئے جن کی پیدائش 1890ء کی ہے۔

1892ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کو بلانے کے لئے کئی خط لکھے۔ آپ خود لکھتے ہیں:۔

کہ باوجود ان کو اچھی طرح معلوم تھا کہ میں ان کا مخالف ہوں بلکہ بدگو بھی۔ جلسہ پر مجھے بلایا بلکہ ایک خط رجسٹری بھی تھا۔ اگرچہ پیشتر بسبب جہالت اور مخالفت میرا ارادہ جانے کا نہ تھا۔ لیکن مرزا صاحب کے بار بار لکھنے سے میرے دل میں ایک تحریک پیدا ہوئی۔ اگر مرزا صاحب اس قدر شفقت سے نہ لکھتے تو میں ہرگز نہ جاتا"

جب آپ پہنچے تو حکیم مولوی نور الدین صاحب کی تقریر قریباً ختم تھی۔ پھر میر حامد شاہ کے اشعار سنے۔ لیکن چونکہ دل ابھی بھی غبار آلود تھا اس لئے زیادہ اثر نہ ہوا۔ پھر جب آپ کی ملاقات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ہوئی تو جو غبار اور کدورت تھی سب دل کی آنکھوں سے دور ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ باطنی بینائی ٹھیک ہو گئی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تقریر کے بعد آپ کے سب شبہات دور ہو گئے۔

اس کے بعد آپ کی تبدیلی فیروزپور کی ہوئی اور پھر مردان۔ مردان میں آپ کا دل نہیں لگتا تھا اس لئے فرلو رخصت لے لی اور پھر پنشن لے کر ہمیشہ کے لئے قادیان کے ہو گئے۔ اس وقت آپ نے اپنے بیٹے میر محمد اسماعیل کو ڈاکٹری کی تعلیم کے لئے لاہور بھیج دیا اور میر محمد اسحاق جن کی عمر اس وقت پانچ سال کی تھی اور بیمار بھی بہت رہتے تھے مدرسہ میں تیسری جماعت میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"بندہ سرکاری نوکری سے فارغ ہو کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں مشغول ہو گیا۔ گویا میں ان کا پرائیویٹ سیکرٹری تھا۔ خدمتگار تھا۔ مالی تھا زمین کا مختار تھا۔ معاملہ وصول کیا کرتا تھا۔"

"ابتداء میں جب کہیں حضرت صاحب باہر تشریف لے جاتے تھے تو مجھے گھر کی حفاظت اور قادیان کی خدمت کے لئے چھوڑ جاتے تھے۔ اور آخر زمانہ میں جب کہیں سفر کرتے تھے اور گھر کے لوگ ہمراہ ہوتے تھے تو بندہ بھی ہمرکاب ہوتا تھا۔ چنانچہ جب آپ لاہور تشریف لے گئے۔ جس سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آیا تب بھی بندہ آپ کے ہمراہ تھا۔ اور اس شام کی سیر میں بھی شریک تھا جس کے دوسرے روز آپ نے قبل از دوپہر انتقال فرمایا" پھر آپ لکھتے ہیں۔

"اب میرے متعلق کوئی کام نہ رہا۔ کیونکہ وہ کام لینے والا ہی نہ رہا۔ دنیا سے اٹھ گیا۔ میر صاحب میر صاحب کی صدائیں اب مدھم پڑ گئیں۔ بلکہ کئی اور میر صاحب پیدا ہو گئے۔ شکر ہے یہ بھی ایک قسم کا غرور مجھ سے دور ہوا۔ اور ناز جاتا رہا۔ کیونکہ کوئی نازبردار نہ رہا۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانے میں آپ کے کام

1905ء کے زلزلے میں جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ باغ میں احباب کے ساتھ مقیم تھے۔ مدرسہ بھی وہیں لگتا تھا۔ آپ کو باغ کی صفائی اور ترقی کا ہر وقت خیال رہتا تھا۔ کھیتوں میں سبزی و ترکاری کا سلسلہ بھی آپ نے ہی شروع کیا۔ چنانچہ جہاں جہاں بھی زمین ملی آپ نے کار آمد بنا دی۔

الدار میں کوئی تعمیر ہوتی تو آپ سارا سارا دن کھڑے ہو کر کام کرواتے۔

جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کا آغاز 1898ء میں فرمایا تو حضرت میر ناصر نواب صاحب مدرسہ کے ناظم مقرر ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ جس جگہ ہے وہ سب کی سب ڈھاب تھی آپ نے اس جگہ کی قدر کو جانا اور بھرتی ڈلوانے کا انتظام کیا۔ بہت لوگوں نے

ایک اچھی بات

ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے۔ مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراض کئے جس پر حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا۔ "میر صاحب کے کاموں میں دخل نہیں دینا چاہئے" اب سب دیکھتے ہیں کہ وہاں دینی علوم سکھانے والا مدرسہ قائم ہے گول کمرے کے سامنے کا صحن کھلا پڑا تھا۔ حضرت میر صاحب نے کچھ پرانی اینٹیں جو زمین میں مدفون تھیں نکلوائیں اور گول کمرے کے سامنے دیوار بنوا دی۔

1906ء سے 1907ء تک بیت مبارک کی توسیع کا کام جاری رہا بعض کھڑکیوں کے متعلق جھگڑا ہوا۔ حضرت صاحب تک معاملہ پہنچا آپ نے فرمایا کہ میر صاحب نے جہاں کھڑکیاں دروازے رکھ دیئے ہیں وہیں رہنے دیئے جائیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کے متعلق 13 مارچ 1907ء کو ایک رویاء دیکھا۔ "ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں۔ جو پھلدار ہے اور جب مجھ کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا۔ جو بیدانہ توت کے مشابہ تھا۔ اور نہایت سبز تھا۔ اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور پھل اس کے نہایت شیریں تھے اور عجب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے۔ مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا۔ ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دنیا میں نہیں دیکھا گیا میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

تذکرہ صفحہ 544

حضرت امام جماعت احمدیہ اول کے زمانہ کے کام

(بیتِ) نور و شفاخانہ جدید
اور ضعیفوں کا مکانِ قادیان
ہیں ثمر یہ ان کی کوشش کے جنہیں
کہتے ہیں سب نانا جانِ قادیان

آپ لکھتے ہیں کہ "حضرت صاحب کی جدائی کے غم اور سلسلہ کے کاموں سے سبکدوشی نے مجھے پریشان کر دیا۔ اسی پریشانی میں اس عاجز نے ضعفاء قادیان کی حالت کو بے کسی کے عالم میں پا کر ان کی خدمت میں مستعد ہو گیا۔ اور جماعت ہندوستان میں پھر کر بیت نور ناصر وارڈ و ہسپتال مردانہ زنانہ اور دار الضعفاء کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا۔ پہلے 1910ء میں بیت نور تیار ہوئی۔ دار الضعفاء کے لئے 20 مکانوں کی زمین حضرت نواب محمد علی خان نے دی وہاں غرباء کے لئے ایک محلہ آباد کیا اس جگہ ایک کنواں اور بیت بنوائی۔ نور ہسپتال تین ہزار روپے کی رقم سے بنا۔

بیت اقصیٰ میں خطبہ کے لئے منبر نہ تھا۔ جب بیت وسیع ہو گئی تو حضرت میر صاحب نے منبر بنوایا جو اب تک ان کی نشانی اور یادگار ہے احمدیہ چوک میں پختہ اینٹوں کا فرش لگوایا اور وہاں کی درستی کا کام کیا۔ آپ غرباء کے لئے کپڑوں' بستروں' رضائیوں وغیرہ کا بھی انتظام کرتے تھے۔ انہوں نے ایک مجلس ایسی بنائی تھی جس میں سب لوگ مل کر دعا کیا کرتے تھے۔ ہفتہ میں ایک دن لوگ اپنے گھروں سے کھانا لا کر مل کر کھاتے۔ اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو اپنے دوستوں کی ایک جماعت لے کر اس کی عیادت کو جاتے کبھی غریب اور معذور دوستوں کے کپڑے تک دھونے سے گریز نہ کرتے تھے۔

آپ افسر بہشتی مقبرہ بھی رہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کی اشاعت کا بہت شوق تھا۔

آپ نے جو ہسپتال و بیت اور دار الضعفاء کے چندے کے لئے ہندوستان کا سفر کیا وہ حالات نظم میں ہیں چند شعر لکھ رہی ہوں۔

قصبہ قادیان کو کیوں چھوڑا
کیوں عزیزوں سے اپنا منہ موڑا
دین کے کام کے لئے میں چلا
تا جماعت سے لاؤں میں چندا
چار کاموں کا ہے خیال مجھے
واسطے ان کے ہے ملال مجھے
بیت و ہسپتال مردانہ
ایک زنانہ بھی جو شفاخانہ
کچھ غریبوں کے واسطے ہیں مکاں
امن و آرام سے بسیں وہ جہاں
میرے دکھ کو خدا کرے آسان
غیب سے بخشے وہ مجھے سامان

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے زمانہ میں بھی آپ نے ویسی ہی اطاعت دکھائی جیسی اس سے پہلے دکھاتے رہے تھے۔ ان دنوں میں جو ایک بڑا فتنہ کھڑا ہو گیا تھا آپ کو اس فتنہ کے دبانے کی توفیق ملی۔ آپ نے ایک بڑی رقم سلسلہ کے لئے امام جماعت احمدیہ الثانی کو پیش کی اس پیرانہ سالی میں آپ نے ایک لمبا سفر مدراس کا کیا اور لوگوں کو صحیح حالات سے واقف کیا اس طرح کئی لوگ ٹھوکر سے بچ گئے۔

آپ کی طبیعت میں سختی تھی جلدی ناراض ہو جاتے تھے لیکن صلح میں بھی پہل کرتے تھے۔ اور اس شخص کو جا کر گلے لگا لیتے تھے۔ شیخ محمد اسماعیل سرساوی جو خود بھی تیز' طبیعت کے تھے ان سے حضرت میر صاحب ایک دفعہ کسی بات پر ناراض ہو گئے جب آپ (مکہ) سے واپس آئے تو شیخ صاحب کی دوکان پر آئے بہت ملاطفت سے باتیں کیں اور فرمایا۔ "یہ دیگچی اور رکابی ہے اس میں ہم مکہ مکرمہ میں کھانا پکاتے اور کھاتے تھے۔ میں نے وہیں ایام (-) میں نیت کر لی تھی کہ واپس آکر آپ کو دوں گا۔ اگر آپ خوشی سے لے لیں" اور اس طرح صلح ہو گئی بھائی عبد الرحمان قادیانی نے ایک دفعہ آپ سے سوال کیا کہ حضرت یہ مقام جو آپ کو حاصل ہوا ہے اس میں کیا راز ہے۔ وہ کون سی بات ہے جو آپ کو اس جگہ لے آئی۔ حضرت میر صاحب کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"میرے ہاں جب یہ بلند اقبال لڑکی پیدا ہوئی اس وقت میرا دل مرغ مذبوح کی طرح تڑپا اور میں پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الٰہی پر گر گیا۔ میں نے اس وقت بہت درد اور سوز سے دعائیں کیں کہ اے خدا تو ہی اس کے سب کام بنائیو"

معلوم نہیں اس وقت کیا قبولیت کا وقت تھا کہ اللہ تعالیٰ اس بیٹی کے صدقے مجھے یہاں لے آیا۔

غیرت دینی آپ کے عزیزوں میں ایک محمد سعید نامی نوجوان تھا لیکن جب وہ اس سلسلہ سے علیحدہ ہو کر چلا گیا تو آپ نے اس کا نام بھی سننا گوارا نہ کیا۔

پابندی عبادت عبادت باجماعت کے ایسے پابند تھے کہ آخری عمر میں جب چلنا پھرنا مشکل تھا آپ دار العلوم میں رہتے تھے اور بیت مبارک میں عبادت ادا کرنے جاتے تھے۔ آپ کے قویٰ بہت مضبوط تھے ساری عمر انتھک محنت کی۔ کسی سے کوئی مطالبہ نہ کیا۔ ان کاموں کی وجہ سے آپ پر بے انتہا اعتراض ہوئے لیکن سب برداشت کئے اور آخر وقت پر جماعت کے کاموں کے لئے ہاتھ پھیلائے رکھا۔ میں نے مضمون کی طوالت کی لحاظ سے کسی اعتراض کا ذکر نہیں کیا بہرحال جو جان مار کر کام کرتا ہے اسے دنیا کب جینے دیتی ہے۔ اس زمانے کے اکثر لوگوں کو پرانے بزرگوں کے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھی تھے ان کے حالات معلوم نہیں۔ میں نے بھی کتابوں کا سہارا لیا ہے خدا کرے یہ سب کو پسند آجائے اور نئی نسل کو علم ہو جائے کہ کیسے انتھک محنت کرنے والے لوگ تھے۔

اب میں آپ کی وفات پر جو نوٹ آپ کے صاحبزادے حضرت میر محمد اسماعیل نے لکھا ہے وہ لکھ رہی ہوں۔

"جماعت کے احباب کو حضرت والد مکرم یعنی جناب میر ناصر نواب صاحب کی وفات کی خبر مل چکی ہو گی آپ نے 9 بجے صبح جمعہ کے دن بتاریخ 19 دسمبر 1924ء وفات پائی آپ کی عمر وفات کے وقت بحساب انگریزی 79 سال اور بحساب ہجری 81 سال سے کچھ متجاوز تھی۔ ڈیڑھ سال کے قریب سے آپ ضعف اعصاب سے بیمار تھے۔ مگر چلنا پھرنا بند نہیں ہوا تھا۔ آخری دنوں میں ملیریا بخار آنے لگا دوا سے آرام ہو جاتا تھا۔ مگر پھر کئی دن چھوڑ کر باری آجاتی تھی۔ آخری باری سردی سے بدھ کے دن عصر کے بعد آئی۔ پھر غفلت ہو گئی اور آخر میں بے ہوشی اور تیسرے دن جمعہ کو اسی غفلت میں انتقال فرمایا آپ کی چند خاص باتیں قابل تذکرہ ہیں:۔

اول اکل حلال اس کے آپ تمام عمر اس قوت اور سختی سے پابند رہے کہ دوست اور دشمن دونوں اس پر گواہ ہیں۔ میرا مطلب یہاں صرف ان کی تعریف کرنا ہی نہیں بلکہ میں اپنے احباب کو خاص طور پر اس ضرورت کی بابت توجہ دلانا بھی چاہتا ہوں۔ اکل حلال ایک بہت ہی مشکل امر ہے خصوصاً ملازمین سرکار کے لئے اور ان سے کم درجہ پر اہل حرفہ اور تاجروں کے لئے اور زمینداروں کے لئے بھی اپنی تمام آمدنی اور تمام خورد و نوش کو صرف حلال اور طیب طور پر محصور کر لینا ایک سخت مجاہدہ ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ حرام کا لقمہ قبولیت دعا میں مانع ہوتا ہے۔ پس اس طرف انسان کو بہت توجہ دینی چاہئے کہ آیا جو اس کے ہاں آتا ہے اور جو اس کے اور اس کی آل اولاد کے حلق کے نیچے اترتا ہے وہ رزق حلال اور طیب ہے یا مشتبہ اور ناجائز جب تک حرام اور مشتبہ رزق انسان کے بدن میں داخل ہوتا رہے گا۔ نہ اس کی دعا قبول ہو گی نہ اس سے عمل صالح صادر ہوں گے۔

دوسری بات جس میں آپ کو ایک امتیاز حاصل تھا وہ ان کی جرأت ایمانی اور نفاق سے نفرت کی صفت تھی۔ آپ کو فطرتاً مداہنت سے سخت بیزاری تھی۔ اور دوست' دشمن' واقف' ناواقف کسی کے آگے حق گوئی سے نہ جھجکتے تھے۔ اور نہایت صاف گوئی سے ہر مجلس میں اپنے خیالات ظاہر فرما دیتے۔ اور اگرچہ کسی وقت سختی بھی کر لیا کرتے تھے مگر دل میں قطعاً کینہ اور غبار نہ رکھتے تھے۔

تیسرے یہ کہ محنت اور مشقت اور سختی برداشت کرنے کی ہمیشہ سے عادت تھی۔ اس کی گواہ تمام جماعتیں ہیں اور ہمیشہ اپنے تئیں سلسلہ کے کاموں میں مشغول رکھتے تھے۔ دربدر بھیک کی طرح پیسے مانگتے پھرنا یہاں تک کہ جب نور ہسپتال کے لئے چندہ جمع کیا تو چوہڑوں کے گھر جا کر مانگنا اور اسے کوئی ذلت نہ سمجھنا ایک قابل تقلید مثال ہے۔

چوتھے استقلال بھی آپ کا ایک نمایاں خلق تھا۔ جس کام کو شروع کرتے ختم کئے بغیر نہ ٹھہرتے تھے۔ بیت نور' شفاخانہ' دار الضعفاء احمدی بازار کا پختہ فرش' قبرستان وغیرہ آپ کی ظاہری باقیات الصالحات ہیں۔

پانچویں ایک صفت آپ کی سخاوت اور غریبوں کی خبر گیری تھی ہمیشہ نقدی اور کپڑوں سے غرباء کی امداد کرتے رہنا آپ کی عادت میں داخل تھا۔

چھٹے دوسروں کے لئے بالالتزام دعا کرنا اور

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

تیسری دنیا کے ملکوں میں لوگ ٹی۔وی کھول کر بیٹھتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ اس سے چمٹ ہی جاتے ہیں۔ گھنٹوں پروگرام دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں۔ گانے ہوں۔ ڈرامے ہوں تقاریر ہوں کچھ بھی ہو جو کچھ ٹی۔وی میں آرہا ہے بڑے ذوق شوق سے اسے دیکھنے اور سننے کے لئے ٹی وی کے آگے بیٹھے رہتے ہیں۔ بلکہ اس بات کی تلقین کی جانے لگی ہے کہ بچوں کو زیادہ دیر ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھنے نہ دیجئے۔ اور ایک خاص فاصلے پر بیٹھ کر تھوڑے سے وقت کے لئے ٹی۔وی دیکھیں یعنی جس پروگرام کو وہ پسند کرتے ہیں وہ دیکھیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس یا تیس منٹ کا ہوگا۔ لیکن ایسا نہ کریں کہ ٹی وی کے سامنے بیٹھیں اور بیٹھے ہی رہیں۔ باقی سب باتیں بھول جائیں۔ اسی لئے جب کارٹون لگتا ہے تو ٹی وی خود اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ بچوں کو سکول کی تیاری میں مصروف ہو جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ کارٹون دیکھتے رہیں اور وقت پر سکول نہ پہنچ سکیں۔ لیکن جہاں تک یورپ اور امریکہ کا تعلق ہے کہتے ہیں کہ وہاں لوگوں کو ٹی۔وی دیکھنے اور ریڈیو سننے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ وہ دیگر کاموں میں اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ ان کاموں سے فراغت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے وہ نہ پوری طرح ٹی وی دیکھ سکتے ہیں اور نہ پوری طرح ریڈیو سن سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ چھ بجے خبریں سنائی جاتی ہوں۔ خبروں میں انہیں دلچسپی ہو لیکن وہ کسی اور کام میں اتنے مصروف ہوں کہ خبریں نہ سن سکیں یا کسی اور پروگرام کے متعلق انہوں نے ارادہ تو کیا ہو کہ یہ دیکھنا ہے لیکن دیکھنے کا موقعہ نہ ملے یہ ایک ایسی بات ہے جس کے حل کی انہیں ضرورت تھی۔ وہ جو پروگرام دیکھنا چاہتے ہیں وہ اگر دیکھ نہ پائیں تو بے چینی سی ہونے لگتی ہے۔ اس لئے اب ایک ایسی ایجاد کی گئی ہے جس کا نام ڈیب رکھا ہے ڈیب کس کا مخفف ہے یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ڈیب میں دنیا بھر کے اچھے اچھے بلکہ سارے ہی پروگرام موجود رہتے ہیں اور جب کسی شخص کو اپنا کوئی خاص پروگرام سننے کا موقعہ ملتا ہے تو اس وقت ڈیب کو آن کر کے اپنا پروگرام سن لیتا ہے۔ اگر دوپہر کے تین بجے پروگرام نہیں سن سکا تو ہو سکتا ہے کہ وہ رات کے دس بجے سن لے۔ گویا کہ ان پروگراموں کو محفوظ کرنے کی ترکیب سوچ لی گئی ہے۔ اور اس طرح وہ تمام لوگ جو اپنی مصروفیات کی بناء پر وقت پر پروگرام نہیں دیکھ سکتے وہ کسی اور وقت ڈیب کو آن کر کے وہ پروگرام دیکھ لیتے ہیں یا سن لیتے ہیں کیونکہ اس کا تعلق نہ صرف ٹی وی سے ہے بلکہ ریڈیو سے بھی ہے۔ ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ آہستہ آہستہ اس کے متعلق پوری معلومات ملتی رہیں گی اور ہم آپ کو بتاتے رہیں گے۔

ابھی تیسری دنیا کے لوگ تو شائد اس کی ضرورت محسوس نہ کریں کہ ان کے پاس اتنا وقت ہے کہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ وقت کے لحاظ سے بہت امیر ہیں جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ پروگرام دیکھنے بیٹھتے ہیں تو گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں دوسرے کام انہیں اپنی طرف متوجہ ہی نہیں کرتے لیکن وہ وقت عنقریب آنے والا ہے جب تیسری دنیا کے لوگ بھی اسی طرح مصروف ہو جائیں گے۔ جس طرح یورپ اور امریکہ کے لوگ۔ اور جب وہ مصروف ہو جائیں تو انہیں اس بات کی ضرورت پیش آئے گی کہ ٹی۔وی اور ریڈیو کے پروگرام اپنے وقت پر ہوتے تو رہیں لیکن وہ ایسے وقت میں سن سکیں جب انہیں فرصت ملے۔ یہ وقت کب آئے گا کچھ کہا نہیں جا سکتا لیکن اگر ڈیب زیادہ عام ہو گیا تو پھر شائد یہ وقت جلد آجائے۔ کیونکہ یہاں بھی تو بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ہمہ وقت مصروف رہنے کے عادی ہیں اور جب کوئی پروگرام چلتا ہے اس وقت وہ دیکھ نہیں سکتے۔ اور چاہتے ہیں کہ کسی اور وقت دیکھ سکیں۔

پس یہ نئی ایجاد جس کے لئے جرمنی اور امریکہ اور برطانیہ میں تجربے ہوئے ہیں ساری دنیا کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی اور ہماری مصروفیات میں کوئی پروگرام دخل اندازی نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ پروگرام ہر وقت موجود رہیں گے اور ہم ان کو اس وقت سنیں گے جب ہمیں فرصت ہو گی۔ اس وقت نہیں جب وہ پروگرام ٹی وی یا ریڈیو پر چل رہا ہوگا۔ بلکہ جب ہمیں فرصت ہو گی۔

بقیہ صفحہ 4

ان کی ہمدردی اور خیر خواہی میں مشغول رہنا اکثر دوستوں پر واضح ہے۔

ساتویں پابندی عبادات اور احکام الٰہی کا کمال اہتمام آپ کی طبیعت ثانیہ ہو گیا تھا۔

آپ 1894ء میں جبکہ جب آپ کی عمر 49 سال کی تھی قادیان میں مستقل رہائش کے لئے تشریف لائے اور 30 سال کامل یہاں سکونت رکھ کر 1924 میں محبوب حقیقی سے جا ملے میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کا جنازہ پڑھیں اور ان کے علو مراتب اور مغفرت کے لئے دعا کریں یہ باتیں جو میں نے بیان کی ہیں محض اللہ تعالیٰ کے ہی فضل سے ان کو حاصل ہوئی تھیں۔ اس کا کتنا بڑا فضل ہے کہ ایک شخص کو دہلی سے نکال کر پنجاب لایا۔ اور اس کا تعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جیسے شخص سے کرایا۔ اور پھر اس کی صحبت اور قرب بخشا۔ ایمان دیا۔ فطرتی قویٰ نیکی کے لئے عنایت کئے۔ خود توفیق دی۔ خود ہی سامان مہیا کئے اور انجام کار مقبرہ میں حضرت صاحب سے بہت قریب جگہ عنایت کی۔ یہ محض اس کریم کا فضل اور خاص فضل تھا اور اس کے خاص فضل محدود نہیں۔ بلکہ وہ خود بخود کمزور انسان پر اپنی رحمت کی بارشیں کرتا رہتا ہے۔ کھٹکھٹانے والوں کی آواز اور مانگنے والوں کی دعا اور طالبوں کی طلب اور تڑپ سنتا ہے۔ اور دیکھتا ہے۔ اور پھر اتنا رحم اور فضل اس عاجز مخلوق پر کرتا ہے کہ اس کے اخلاق اور صفات کو دیکھ کر حیرت ہی آتی ہے اور انسان ضعیف البنیان مبہوت ہی رہ جاتا ہے۔

(ڈاکٹر میر محمد اسماعیل)

آپ سب میرے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھ سے راضی ہو جائے اور اپنے دامن رحمت میں مجھے چھپالے۔

نوٹ یہ مضمون اپنی بھانجی امتہ المتین کی فرمائش پر لکھ رہی ہوں۔

ہماری تاریخ

the TRUTH
THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

4۔ مئی 1964ء کو جب مغربی افریقہ کے چیف احمدیہ مشنری جن کا مقامی مرکز نائیجیریا تھا نے نائیجیریا کے وزیراعظم الحاج سر ابو بکر تفاوا بالیوا سے الوداعی ملاقات کی تو فیڈرل انفریشن سروس نے مندرجہ ذیل اعلامیہ جاری کیا۔

چیف احمدیہ مشنری نائیجیریا (-) نے کہا کہ نائیجیریا میں ہر شخص جس بات سے راحت محسوس کرتا ہے وہ یہ ہے کہ وزیراعظم الحاج دی رائٹ آنریبل سر ابو بکر تفاوا بالیوا سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتے ہیں۔ ہم سب نے ان کے ساتھ اچھا وقت گزارا ہے۔ وہ سیاست مذہب اور قبیلے سے بے نیاز ہو کر ہر شخص کا خیال رکھتے ہیں۔ ہمیں ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے اور ایسے لوگوں کی خدا تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے۔ چیف احمدیہ مشنری نے یہ بات 64-5-4 کو اس وقت کہی جب انہوں نے سر ابو بکر تفاوا بالیوا سے الوداعی ملاقات کی اور اس موقعہ پر انہوں نے وزیراعظم کو کلام الٰہی کی چار جلدوں والی تفسیر پیش کی۔ یہ ملاقات وزیراعظم کے دولت خانے (ONIKAN) اونی کان میں ہوئی۔ اس کتاب میں کلام الٰہی پر غیروں کے تمام اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں۔ 1945ء میں یہ صاحب نائیجیریا آئے تھے۔ اس وقت سے لے کر اب تک جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلیاں نہ صرف نہایت شاندار ہیں اور امید افزا ہیں بلکہ بہت جلد جلد رونما ہوئی ہیں۔ اور میں اس بات سے بہت خوش ہوں کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ انہوں نے عوام الناس کی اس خواہش پر بھی خوشی کا اظہار کیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے ملکوں کے اکثر علاقوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ چیف مشنری جو اخبار ٹروتھ کے ایڈیٹر اور پبلشر ہیں نے کہا کہ مغربی افریقہ میں نائیجیریا کا پریس سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ انہوں نے نائیجیریا کی حکومت کے مستحکم ہونے کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اس کے نتیجہ میں تمام لوگ اپنے آپ کو آزاد محسوس کرتے ہیں۔ یہاں پر امن و امان کو کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا جاتا۔ اور یہ بات کسی ملک میں بھی بیرون ملک سے آنے والے لوگوں کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

یہ رپورٹ 8۔ مئی 1964ء کے ٹروتھ میں شائع کی گئی۔ اس کے ساتھ سر ابو بکر تفاوا بالیوا اور چیف مشنری برائے مغربی افریقہ کی ایک تصویر بھی ہے جس میں وزیراعظم کو کتابیں پیش کی جارہی ہیں۔

خط و کتابت

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

چوتھا علم انشاء یا خط و کتابت ہے اس میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح عمدگی سے اپنے خیالات کو تحریراً ظاہر کیا جائے

خط و کتابت اور کتاب لکھنے میں فرق ہے کتاب لکھنے والا یہ سمجھتا ہے اور ہوتا بھی یہی ہے وہ سب کے لئے لکھ رہا ہے اور خط ایسا ہوتا ہے کہ لکھنے والا ایک شخص کو لکھتا ہے اور جو اس کو پڑھتا ہے وہ جانتا ہے کہ مجھے لکھا ہے اور گویا وہ سامنے بیٹھ کر باتیں کر رہا ہے اس طرح پر یہ ایک مستقل اور بڑا علم ہے اور اسی علم نے اس زمانے میں بڑی ترقی کی ہے بڑے بڑے کالج اسی غرض کے لئے کھولے گئے ہیں جہاں علم انشاء یا خط و کتابت کا علم سکھایا جاتا ہے پھر اس خط و کتابت کی بہت سی قسمیں ہیں تاجروں کی خط و کتابت کی قسم کس قسم کی ہو افسروں اور ماتحتوں کی خط و کتابت کے کیا مراسم ہونے چاہئیں اس غرض کے لئے مدرسہ اور کالج کھولے گئے ہیں ان میں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح خط کو زیادہ موثر بنایا جاتا ہے اور اس میں حفظ مراتب کے آداب اور امتیاز کو بھی سکھایا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کردوں کے خلاف ایران ترکی اتحاد

کرد قوم نہ جانے کس مٹی کی بنی ہوئی ہے کہ ایک نہیں اکٹھے تین ممالک سالہا سال سے ان کو کچلنے کی کوششوں میں مصروف ہیں مگر کردوں کی کارروائیاں جاری ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں آئی- حال ہی میں عراق نے کردوں کی ایک پارٹی کے خلاف اپنی پسندیدہ پارٹی کے حق میں کارروائی کی- اس کے علاوہ ایران اور ترکی گاہے گاہے کردوں کو کچلنے کی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں-

ایران کے وزیر خارجہ مسٹر علی اکبر ولایتی نے ترکی کے دورے کے دوران کہا ہے کہ کرد دہشت گرد ایران اور ترکی دونوں ممالک میں دہشت گردی کر رہے ہیں- ایرانی وزیر خارجہ نے ترکی کی سابق وزیر اعظم اور موجودہ وزیر خارجہ مسز تانسو چلر سے ملاقات کے بعد بتایا کہ کردوں کی دہشت گردی روکنے کے لئے ایران ترکی کے ساتھ تعاون کرے گا-

کرد قبیلہ ایران عراق اور ترکی میں واقع ہے- فطرتاً آزادی پسند ہونے کی وجہ سے تینوں ممالک کی آنکھ میں کھٹکتا رہتا ہے- گزشتہ سالوں میں جب ترکی نے ان کے خلاف سخت اقدامات کئے (یہ مسز تانسو چلر کی وزارت عظمیٰ کا دور تھا) تو مغربی ممالک نے اس پر ترکوں پر سخت تنقید کی اب عراق نے اپنے مخالف کردوں کے خلاف کارروائی کی اور تازہ معاہدہ کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ایران اور ترکی مل جل کر کردوں کے خلاف کامیابیاں حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں- کردوں کا اصل مطالبہ تو علیحدگی ہے- وہ چاہتے ہیں کہ تینوں ممالک میں کرد قبیلہ جہاں جہاں آباد ہے ان کو یکجا کر کے آزاد کر دیا جائے- یہ معاملہ چونکہ تین حکومتوں سے متعلق ہے اس لئے کردوں کو اپنی کوششوں میں سخت دشواریاں پیش آتی ہیں اور ان کی کارروائیوں کو متعلقہ ممالک دہشت گردی قرار دے کر دبانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں- اور یہ سلسلہ سالہا سال سے جاری ہے- اور نہ جانے کب تک مزید جاری رہے-

○○○

مقبوضہ کشمیر کے انتخابات

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات عالمی سطح پر بھارت کی جگ ہنسائی کا باعث بن رہے ہیں- اس سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں تک کشمیری عوام کی بھارت سے بیزاری کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ گیا- وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں انتہائی کم تعداد میں ووٹ ڈالے گئے- یہ انتخابات عام ہڑتال اور بھارتی حکومت کی طرف سے انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کے دوران عمل میں آئے- وائس آف امریکہ کے نامہ نگار نے بتایا ہے کہ اس نے پلوامہ میں ایک پولنگ سٹیشن پر دیکھا کہ انتخابات کا وقت ختم ہونے سے پندرہ منٹ پہلے تک اس بوتھ میں صرف چار ووٹ ڈالے گئے- کئی پولنگ سٹیشنوں پر بھارتی فوجیوں کو زبردستی ووٹ ڈلواتے دیکھا گیا-

ایک طرف تو یہ انتخابات عملاً بائیکاٹ کا مظہر تھے- اور دوسری طرف بھارت نواز مسلم کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے جو کشمیریوں کی حالیہ جدوجہد شروع ہونے سے قبل کشمیر کے وزیر اعلیٰ تھے- انہوں نے کہا ہے کہ اگر مقبوضہ کشمیر میں ان کی حکومت قائم ہوگئی تو وہ سب سے پہلے حریت پسند لیڈروں کو پاکستان بھیج دیں گے- آل انڈیا ریڈیو کے مطابق انہوں نے کہا کہ یہ حریت پسند رہنما جب تک آزادی کے لئے جدوجہد کرتے رہیں گے اس وقت تک ان کے لئے مقبوضہ کشمیر میں کوئی جگہ نہیں ہوگی-

○○○

گروزنی میں پھر سے لڑائی شروع

روس کی فوجیں چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی سے نکالنے کا عمل روک دینے کے نتیجہ میں روس چیچنیا معاہدہ خطرات کا شکار ہو چکا ہے اور تازہ اطلاعات کے مطابق دارالحکومت گروزنی کے ائیرپورٹ پر گزشتہ روز چیچن مجاہدوں اور روسی افواج کے درمیان پھر سے جنگ بھڑک اٹھی ہے- لڑائی کے دوران مارٹر توپوں اور گرینیڈ لانچرز اور آٹومیٹک ہتھیاروں سے فائرنگ کی گئی- یاد رہے کہ چیچن مجاہدوں نے روسی فوجوں کو الٹی میٹم دے رکھا تھا کہ وہ ائرپورٹ کو 48 گھنٹوں کے اندر خالی کر دیں-

روس کی قومی سلامتی کے مشیر جنرل الیگزینڈر لیبیڈ جن کو روس چیچنیا مفاہمت میں کامیابی حاصل ہوئی تھی وہ اپنے طے کردہ معاہدے کو بچانے کے لئے دوبارہ چیچنیا کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں- مسٹر لیبیڈ نے بڑی جدوجہد سے اپنی حکومت کو منوایا تھا کہ وہ چیچنیوں کے ساتھ امن معاہدہ کر لیں- اس کے لئے انہوں نے گروزنی اور ماسکو کے درمیان کئی پروازیں کیں-

مسٹر لیبیڈ اقتدار میں آنے سے قبل روس کی چیچنیا کے بارے میں محاذ آرائی کی پالیسی کے سخت مخالف تھے- قومی سلامتی کے مشیر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد انہوں نے اپنی حکومت کی پالیسی تبدیل کرانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا-

○○○

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30767 میں میجر لطیف اکبر ولد میجر عبدالرشید قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-6-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پندرہ ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد میجر لطیف اکبر مکان نمبر B-240 سیکٹر H-B نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 شفیق احمد شاہد نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید ساجد نارتھ کراچی-

مسل نمبر 30768 میں محمد محمود مودودی ولد میاں رفیق احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-5-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (1) مکان ترکہ والد نمبر A1008/11-A نارتھ کراچی برقبہ 240 مربع گز کا 1/4 حصہ مالیتی دو لاکھ روپے اور ٹیکسی مزدا نمبر 9078/JL مالیتی ساٹھ ہزار روپے کل جائیداد مالیتی دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3700 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد محمد محمود مودودی A-1008 سیکٹر A-11 نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید ساجد نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 سید منیر احمد نارتھ کراچی-

مسل نمبر 30769 میں محمد شہاب کھوکھر ولد محمد اشرف صاحب کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C-21 گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد محمد شہاب کھوکھر C-21 نومان ہیون گلستان جوہر کراچی گواہ شد نمبر 1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد ملک وصیت نمبر 21986-

مسل نمبر 30770 میں احمد داؤد ولد احمد دین صاحب قوم منگو ال پیشہ طالب علم عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زہرہ نگر کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد احمد داؤد B-174 زہرہ نگر یونیورسٹی روڈ کراچی گواہ شد نمبر 1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد ملک وصیت نمبر 21986-

مسل نمبر 30771 میں مظفر احمد سلام ولد عبدالسلام صاحب قوم جٹ کلو پیشہ کارپنٹر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7-6-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت کارپنٹری مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد مظفر احمد سلام L-16-3 سیکٹر A-16 (K,BR) بفرزون نارتھ کراچی- گواہ شد نمبر 1 شفیق احمد شاہد ولد شریف احمد B-3 سیکٹر الیون بی نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید ساجد مکان نمبر A-86 سیکٹر B-11 نارتھ کراچی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 23- ستمبر 1996ء

12-00 رات- اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 خطاب حضرت امام جماعت الرابع- موجودہ مسئلوں کا(دین حق) کا حل- کوئین الزبتھ کانفرنس سنٹر لندن
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 اراؤنڈ دی گلوب-لندن موٹر شو-
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 نارویجیئن زبان سیکھیے
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع "موجودہ مسائل کا(دین حق) کا حل" کوئین الزبتھ دوئم کانفرنس سنٹر لندن-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو پروگرام-سیرت(-)(نیا)
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (سابقہ اقساط دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 انڈونیشین پروگرام "احمدیت کیا ہے" حصہ سوئم
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع 96-9-23(دوبارہ)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ہاکی ٹیم ٹور- حصہ سوئم-
8-00 لقاء مع العرب
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت الرابع(نیا)
11-00 جرمن پروگرام-

فارم وعدہ جات کے جملہ کالم پر کیجیے

○ مرکز میں وعدہ جات تحریک جدید بھجواتے وقت نام ولدیت ماہوار آمد ذیلی تنظیم اور چند تحریک جدید کے دفتر کے اندراج کے لئے فارم میں کالم مو... ہیں ہر کالم کو پر کرنے کا خاص خیال رکھا جائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ لیگ سپنر عبدالقادر کو حال ہی میں ایم سی سی (میرل بون کرکٹ کلب) انگلینڈ کی اعزازی رکنیت ملی- اوول کے ہیرو اور سابق کپتان فضل محمود کو بھی انہی ایام میں رکنیت دی گئی ہے یہ ایم سی سی کا اعزاز ہے کہ اب عبدالقادر اور فضل محمود اس کے رکن ہیں- انگلش کرکٹ جس تیزی سے زوال کا شکار ہوئی ہے اس کو دیکھتے ہوئے انگلش کرکٹ کے عہدیدار ماضی کی تابناک یادوں کو تازہ کرنے کے لئے ایم سی سی کی اعزازی رکنیت اور خاص مہمانوں کے لئے عشائیہ نما تقریبات کا اہتمام کرتے رہتے ہیں- عبدالقادر نے ایک انٹرویو میں بتایا-

مجھے ایم سی سی کی اعزازی رکنیت کے ساتھ ساتھ اس صدی کے ایک ہزار ممتاز کھلاڑیوں میں بھی شمار کیا گیا ان تقریبات میں شرکت کے لئے میں لندن گیا- میں بعض ناگزیر وجوہات کی بنیاد پر ایم سی سی کے عشائیہ میں تو شرکت نہ کرسکا لیکن کرکٹ حکام نے انگلینڈ کی چیدہ چیدہ شخصیات کے لئے جس تقریب کا اہتمام کیا اس میں میری ملاقات انگلینڈ کے وزیر اعظم سے ہوئی- جان میجر کرکٹ کے شیدائی ہیں وہ دنیا بھر کے معروف کھلاڑیوں کی کارروائی کا بغور مشاہدہ کرتے رہتے ہیں- اس تقریب میں جان میجر بڑی گرمجوشی سے میرے ساتھ پیش آئے اور باتوں باتوں میں کہنے لگے کہ "عبدل.... انگلش کرکٹ کو جو مسائل درپیش ہیں ان کی ایک بڑی وجہ تم ہو- پہلے ہماری کھلاڑی تمہیں کھیل نہیں پاتے تھے پھر مشتاق (احمد) آگیا جس نے لارڈز میں تباہی مچادی اور اب سنا ہے کہ تمہارا بیٹا (عمران قادر) پاکستان انڈر 15 کرکٹ ٹیم میں شامل ہو کر انگلینڈ آیا ہے اور پاکستانی ٹیم اس جونیئر ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچ گئی ہے انگلش کرکٹ کا تمام نقصان تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے" تم انگلینڈ کے لئے مسائل پیدا کر رہے ہو- عبدالقادر نے جواب دیتے ہوئے کہا "میں اپنے وطن کی اس سے بڑھ کر کیا خدمت کرسکتا ہوں کہ لیگ سپنر تیار کرتا ہوں اور وہ دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن کرتے ہیں- ایم سی سی کے عشائیہ میں شرکت نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے عبدالقادر نے کہا کہ میرا فلائٹ شیڈول اس طرح ترتیب ہوا کہ میں تاخیر سے لندن پہنچا- تاہم عشائیہ کے اگلے روز لارڈز کرکٹ گراؤنڈ کے کمیٹی روم میں ہونے والے اجتماع میں مجھے شرکت کا موقع ملا- اس تقریب میں دنیا بھر سے 25 کے لگ بھگ چیدہ چیدہ شخصیات موجود تھیں- انگلینڈ کرکٹ کے معیار پر بات کرتے ہوئے قادر نے کہا کہ انگلش کرکٹ کا معیار بہت گر گیا ہے- او. آئن بوتھم کے مطابق حالیہ ایام میں زوال کی وجوہات میں چیف سلیکٹر اے رولنگ ورتھ کے انگلش کھلاڑیوں سے کشیدہ تعلقات بھی ہیں انگلینڈ کے پاس اوسط درجہ کے باؤلر ہیں جو کسی بھی ٹیم کو دوسری مرتبہ آؤٹ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اس سیزن میں انگلش ٹیم پاکستان کے خلاف کمزور ترین کھلاڑیوں پر مشتمل تھی انگلش سلیکٹر اگر آف سپنر پر توجہ دیتے تو نتائج مختلف ہو سکتے تھے ایک روزہ کرکٹ میں کامیابی بالکل مختلف ہے اس میں بیٹسمین خود آؤٹ ہوتا ہے ٹیسٹ کرکٹ میں انگلینڈ کی جانب سے جو باؤلر کھیلے وہ اوسط درجہ کے تھے جو اپنے فالو تھرو میں وکٹ پر آجاتے تھے ان کے سپائکس سے وکٹ خراب ہوتی تھی انگلش امپائر اپنے باؤلر کو اس بات سے سختی سے منع نہیں کرتے تھے۔

مشتاق احمد کی اس سیریز میں غیر معمولی کارکردگی کے بارے میں قادر نے بتایا کہ مشتاق احمد نے اس سیریز میں زیادہ تر آؤٹ دوسری اننگز میں کئے ہیں- اس کو سپائکس سے خراب ہونے والی وکٹ سے مدد ملتی تھی انگلینڈ کے پاس مشتاق احمد جیسے معیار کا کوئی باؤلر ہی نہیں تھا- قادر نے باتیں کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ میں نے سیریز کے پہلے دو ٹیسٹ میں وقار یونس کو بھی بہت اعلیٰ باؤلنگ کرتے ہوئے دیکھا ہے تیسرا ٹیسٹ میں اس لئے نہیں دیکھ سکا کہ ورلڈ الیون کی جانب سے کھیلنے کے لئے کولمبو چلا گیا تھا اس سیریز میں امپائرنگ کا معیار بہت ناقص تھا پاکستانی ٹیم کو امپائر کے بیشتر فیصلوں سے فائدہ ہوا لیکن مجموعی طور پر امپائرنگ کا معیار بہت ناقص تھا-

حالیہ سیریز میں امپائرنگ کے معیار کو دیکھتے ہوئے کہ اب دونوں امپائر کو نیوٹرل ہونا چاہئے- قادر نے کہا کہ میں اس تجویز سے متفق ہوں کہ دونوں امپائرز کا تعلق تیسرے ملک سے ہونا چاہئے انگلینڈ کے خلاف حالیہ سیریز میں امپائرنگ کا معیار دونوں ممالک کے لئے ایک جیسا تھا قادر نے کہا کہ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کو چاہئے کہ وہ دنیا بھر میں امپائرنگ کے معیار کو بلند کرنے کے لئے اقدامات کرے انگلینڈ نے پاکستان کے خلاف اپنے بہترین کھلاڑیوں کا استعمال ہی نہیں کیا- مولالی وغیرہ کے معیار کے باؤلر ایک میچ میں 7/6 آؤٹ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے-

1996ء میں چیمپین بننے کے بعد سری لنکا کرکٹ ٹیم کی روز بروز اچھی کارکردگی ہونے کے بارہ میں سوال کا جواب دیتے ہوئے قادر نے بتایا کہ کارکردگی میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے ہمیں سری لنکا کی ٹیم کی کارکردگی کا تجزیہ کرنا چاہئے- پہلے پندرہ اوورز میں مار دھاڑ کی پالیسی اب کامیاب جارہی ہے اب ہم نے پیشہ ور مینجر کا بھی تقرر کیا ہے ان کو بھی جوان دینا چاہئے- قادر نے کہا کہ ہمیں 1999ء کے ورلڈ کپ کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہئے سکولوں اور کالجوں میں کرکٹ کو فروغ دینا چاہئے کلب کرکٹ کا احیا کریں جعلی کلب ختم کرنے چاہئے ایسے کلبوں کی چھانٹی کرتے وقت کسی کی سفارش تسلیم نہیں کرنی چاہئے- لاہور سٹی کرکٹ ایسوسی ایشن میں اہل لوگوں کو جگہ دینی چاہئے قادر نے ماجد خان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ماجد نے ٹیسٹ کرکٹرز کی میٹنگ بلائی- اس میں کرکٹ کے مسائل زیر بحث آئے ماجد چاہتے ہیں کہ اہل ثروت آگے آئیں اور کرکٹ کی پشت پناہی کریں- اہل ثروت کو عہدیدار ہونا چاہئے لیکن کرکٹ چلانے کی ذمہ داری ٹیسٹ کرکٹرز کی ہونی چاہئے پرانے سینئر کھلاڑیوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ اس کی بھی تلافی کی جانی چاہئے انگلینڈ کی بات کرتے ہوئے قادر نے کہا کہ انگلینڈ میں پال ریلٹ جیسے پرانے کھلاڑیوں سے کوچنگ کا کام لیا جارہا ہے تو ہم یہ کیوں نہیں کرسکتے- تمام ادارے کرکٹ بورڈ کے زیر انتظام ہونے چاہئیں- ماجد کو کرکٹ کے امور چلانے میں ہم سب کا تعاون حاصل ہوگا-

بقیہ صفحہ 1

ہیں-

پس اس سے ظاہر ہے کہ آج کل دنیا میں گناہ کی کثرت بوجہ کمی معرفت ہے اور سچے مذاہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں تا انسان گناہ سے رک سکے اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پاکر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے- اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے- یہ سچی بات ہے کہ گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کے لئے ایک عظیم الشان مقصود ہے اور یہی وہ راحت حقیقی ہے جس کو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کرسکتے ہیں تمام خواہشیں جو خدا کی رضامندی کے مخالف ہیں دوزخ کی آگ ہیں اور ان خواہشوں کی پیروی میں عمر بسر کرنا ایک جہنمی زندگی ہے مگر اس جگہ سوال یہ ہے کہ اس جہنمی زندگی سے نجات کیونکر حاصل ہو؟ اس کے جواب میں جو علم خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ اس آتش خانہ سے نجات ایسی معرفت الٰہی پر موقوف ہے جو حقیقی اور کامل ہو کیونکہ نفسانی جذبات جو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں وہ ایک کامل درجہ کا سیلاب ہے جو ایمان کو تباہ کرنے کے لئے بڑے زور سے بہ رہا ہے اور کامل کا تدارک بجز کامل کے غیر ممکن ہے- پس اسی وجہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک کامل معرفت کی ضرورت ہے-"

اللہ تعالیٰ فضل اور رحمت سے ہم سب کو اس کامل معرفت کا حصہ کاملہ عطا فرمائے-

(از خطبہ 27- دسمبر 1974ء)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے بھائی اور سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے صاحبزادے میر مرتضیٰ بھٹو کو ان کے آبائی گاؤں گڑھی خدا بخش میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ کراچی میں ان کی میت ایک ایمبولینس کے ذریعے گڑھی خدا بخش لیجائی گئی۔ لاڑکانہ پہنچنے سے پہلے ہی اطراف کے ہزاروں افراد میر مرتضیٰ کے جنازے میں شرکت کرنے کے لئے پہنچ گئے تھے۔ نماز جنازہ لاڑکانہ سٹیڈیم میں ادا کئے جانے کا پروگرام تھا لیکن شدید رش کی وجہ سے سٹیڈیم میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی لہٰذا جنازہ سیدھا گڑھی خدا بخش لیجایا گیا۔ جہاں پر ان کو ان کے والد کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

○ غم کی ماری ماں بیگم نصرت بھٹو جن کو اپنے خاوند کی پھانسی کے بعد پہلے ایک بیٹے کا غم دیکھنا پڑا اور پھر دوسرے بیٹے کا' وہ لندن سے یہ دردناک خبر سن کر کراچی پہنچیں ان کو دو عورتوں نے سہارا دیئے رکھا۔ مرتضیٰ کی اہلیہ غنویٰ بھٹو نے صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا انہوں نے کہا کہ میرا عظیم شوہر بہادری سے جیا اور پاکستان کے لئے جان دے دی۔ یہ ملک ان کے ایمان کا حصہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ نے پاکستانی قوم کے لئے جو خواب دیکھے تھے وہ ختم نہیں ہونے چاہئیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو آنسوؤں کے سیلاب میں کراچی پہنچیں بے نظیر بھٹو سوا گھنٹے تک بھائی سے لپٹ کر روتی رہیں۔ وزیر اعظم بے نظیر اپنے بھائی کی میت کے پاس بیٹھ کر بار بار انہیں یاد کرتیں اور رونا شروع کر دیتیں۔ سپارہ کی تلاوت بھی کرتی رہیں۔ غمزدہ بے نظیر بھٹو ننگے پاؤں ہسپتال پہنچیں۔ بھائی کا سر ہاتھوں میں لے مسلسل روتی رہیں۔ وہ رات بھر جاگتی رہیں ان کا چہرہ غم اور غصے سے سرخ تھا۔ وہ بار بار کہہ رہی تھیں خدایا یہ کیا ہو گیا۔

○ حکومت سندھ نے مرتضیٰ بھٹو کی ہلاکت کی تحقیقات کے لئے سندھ ہائی کورٹ کے جج علی محمد جناکی سربراہی میں تحقیقاتی ٹریبونل قائم کر دیا ہے جو ایک ماہ میں رپورٹ دے گا۔ پولیس کی کرائمز برانچ کو کہا گیا ہے کہ وہ تین دن کے اندر تحقیقات مکمل کر کے رپورٹ دے۔

○ مرتضیٰ کے جنازے اور تدفین کے موقع پر وزیر اعلیٰ سندھ اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے خلاف نعرے بازی کی جاتی رہی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مرتضیٰ کا قتل کھلی ریاستی دہشت گردی ہے اس کا افسوس ہوا۔ ہم اس واقعہ کی مذمت کرتے ہیں۔ تین سال سے جاری ریاستی دہشت گردی اور مرتضیٰ بھٹو کو جس طریقے سے راستے سے ہٹایا گیا۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ جمہوریت کا گلا گھونٹنے کی کوشش ہے۔ موجودہ دور میں جتنے گھر اجڑے۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کا قتل منصوبہ بندی سے کیا گیا۔ معاملہ پارلیمنٹ میں اٹھایا جائے گا۔ ججوں پر مشتمل عدالتی کمیشن سے تحقیقات کرائی جائے۔ ریاستی دہشت گردی کے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ نواب اکبر بگٹی نے کہا کہ قتل کی ذمہ داری بے نظیر' آصف زرداری اور نصیر اللہ بابر پر ہے۔ بلوچستان میں بھٹو شہید گروپ کے افراد نے مظاہرہ کیا پارٹی کے صدر کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی ہلاکت پر کراچی اور اندرون سندھ میں ہنگامے ہوئے فائرنگ' سرکاری عمارتوں پر پتھراؤ ٹرین پر پتھراؤ کے واقعات ہوئے۔ دو بینکوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ سندھ کی تمام یونیورسٹیاں غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دی گئیں۔ ہاسٹل طلباء سے خالی کرا لئے گئے۔ اندرون سندھ خصوصاً لاڑکانہ میں مکمل ہڑتال رہی۔ متعدد گاڑیوں کو آگ لگا کر تباہ کر دیا گیا۔ سوگوار' بے نظیر بھٹو' آصف زرداری' جنرل بابر آئی جی اور پولیس کے خلاف نعرے لگاتے اور ماتم کرتے رہے۔ حیدر آباد میں بھی مظاہرے ہوئے۔ شدت غم سے ایک شخص چل بسا۔ ایک بس اور متعدد کاروں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ لیاری میں پتھراؤ اور فائرنگ کے واقعات ہوئے۔ دکانیں بند کر دی گئیں۔ سیاہ پرچم لہرا دیئے گئے۔

○ لاہور میں مال روڈ پر مرتضیٰ بھٹو کے حق میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ پولیس نے آنسو گیس پھینک کر مظاہرین کو منتشر کر دیا۔ مظاہرین نے پتھراؤ کر کے دوکانوں اور گاڑیوں کے شیشے توڑے اور پولیس پر بھی پتھراؤ کیا۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی ہلاکت بارے میں بتایا گیا ہے کہ پولیس نے مورچہ بند ہو کر فائرنگ کی۔ آدھ گھنٹے تک گولیاں چلتی رہیں۔ مرتضیٰ بھٹو کو شدید زخمی حالت میں پولیس کی موبائل وین رات نو بج کر 25 منٹ پر مڈ ایسٹ ہسپتال میں پہنچی۔ اس وقت وہ ہوش میں تھے۔ بتایا گیا ہے کہ فائرنگ شروع ہوتے ہی مرتضیٰ بھٹو اپنی گاڑی سے اتر گئے۔ ان کے سینے' گردن' جبڑے اور بازوؤں میں گولیاں لگیں۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو قتل کیس کے مکمل حقائق میرے پاس موجود ہیں۔ ابھی کچھ نہیں بتاؤں گا۔ قومی اسمبلی میں بحث ہوئی تو ایوان کو اعتماد میں لوں گا۔ واقعہ کی عدالتی تحقیقات ہو رہی ہیں۔ ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ مرتضیٰ کی موت سے سندھ کی سیاست پر اثرات مرتب ہوں گے۔ وائس آف امریکہ نے کہا کہ ابھی اس واقعے کے سیاسی مضمرات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ بے نظیر ایک نئے بحران سے دوچار ہو گئی ہیں۔

○ قومی اسمبلی کا اجلاس مرتضیٰ بھٹو کی ہلاکت کے سوگ میں دو دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اجلاس میں وزیر داخلہ اور اپوزیشن ارکان میں اس موضوع پر تلخی ہوتی رہے۔ اپوزیشن نے قاتل' قاتل کے نعرے لگائے گئے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی ہلاکت پر غیر ملکی سفارت کار متحرک ہو گئے ہیں۔

○ صدر مملکت نے ججوں کی تقرری کے بارے میں سپریم کورٹ میں ریفرنس دائر کیا ہے۔ صدر نے دریافت کیا ہے کہ عدالت عظمیٰ واضح کرے کہ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کی تقرری میں صدر مملکت وزیر اعظم کے مشورے کا پابند ہے یا نہیں۔ صدر کے وکیل مسٹر شاہد حامد نے ہنگامی پریس کانفرنس میں اس ریفرنس کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختلاف موجود ہے۔ اس لئے ریفرنس دائر کرنے کے لئے وزیر اعظم سے مشورہ کی ضرورت نہیں۔ اٹارنی جنرل سے بھی مشورہ نہیں کیا گیا۔ صدر کے وکیل نے کہا کہ صدر نے قرارداد مقاصد کے مطابق عدلیہ کی آزادی کا تہیہ کر رکھا ہے۔ چیف جسٹس نے صدر سے درخواست کی تھی کہ وہ تعطل ختم کرانے کے لئے مداخلت کریں۔ اگر سپریم کورٹ نے ریفرنس کے حق میں فیصلہ دے دیا تو صدر 20 مارچ کے فیصلے کو من وعن نافذ کر دیں گے۔

○ صدر مملکت نے جو ریفرنس دائر کیا ہے اس میں ان کا موقف یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 177' 193 اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق صدر کا نکتہ نظر یہ ہے کہ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کی تقرری آئینی فریضہ ہے۔ یہ کوئی انتظامی معاملہ نہیں ہے اس لئے صدر وزیر اعظم کے مشورہ کا پابند نہیں۔ یاد رہے کہ عمومی انتظامی فیصلوں میں صدر وزیر اعظم کے مشورہ پر عمل کرنے کا پابند ہوتا ہے صدر کے وکیل کا کہنا ہے کہ آئین کے آرٹیکلز میں وزیر اعظم کے مشورہ کا کوئی ذکر نہیں مگر وزیر اعظم کا موقف ہے کہ ان کا مشورہ ضروری ہے۔ اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ اس بارے میں تمام شکوک اور جھگڑے ہمیشہ کے لئے طے کر لئے جائیں۔

○ صدارتی ریفرنس پر قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے پارٹی رہنماؤں سے صلاح مشورے شروع کر دیئے ہیں۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے اپنی یادگار بیوہ شامی نژاد غنویٰ بھٹو کے علاوہ دو بچے ذوالفقار علی بھٹو جونیئر اور فاطمہ چھوڑے ہیں۔ بھٹو خاندان کا وارث اب یہی بچہ ہے۔ کیونکہ دوسرے بھائی شاہنواز بھٹو مرحوم کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد کی زیر قیادت وفد بین الپارلیمانی یونین کانفرنس میں شرکت کے لئے بیجنگ روانہ ہو گیا ہے۔

○ اپوزیشن نے سول نافرمانی کی تیاریاں مکمل کر لیں۔ معین قریشی جیسی نگران حکومت کسی کو قبول نہیں ہو گی۔

کارڈلیس ٹیلیفون۔ انٹرکام کی تسلی بخش مرمت کا مرکز
آل الیکٹرانکس
دوکان 57 الفیصل مارکیٹ لیاقت روڈ
فون: دوکان-536393 راولپنڈی

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
دوکان 212837، گھر: 212175
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

امراض جلد، گرمی جگر، مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت، گھبراہٹ، کمی نیند کے معالج

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔
۱۔ خدمت گار (OFFIC PEON)
۲۔ آفس ورکر (کلرک) عمر ۲۵ تا ۳۵ سال
پتہ برائے رابطہ:
پٹھہ کمانی فیکٹری
گلی ۱۲ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون: 7932514، 7932515

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534